



Open Access

Al-Irfan (Research Journal of Islamic Studies)

Published by: Faculty of Islamic Studies & Shariah
Minhaj University Lahore

ISSN: 2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)

Volume 09, Issue 17, January-June 2024,

Email: alirfan@mul.edu.pk

العرفان

انسان کا جسمانی و روحانی نظام

(قرآن کریم اور سائنس کے تناظر میں ایک جائزہ)

Human's Physical and Spiritual System

(An Overview of the Holy Qur'an and Science)

Dr. Muhammad Nawaz

Assistant Professor, Department of Translation & Interpretation, International Islamic
University Islamabad

Dr.nawazazhari@gmail.com

Hafiz Muhammad Ahmad Qadri

PhD Scholar Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, BahriaTown, Lahore

ABSTRACT

It is crystal clear that spirituality is the core and integral part of the religion of Islam. A person, who is bestowed with spirituality, succeeds to achieve the key purpose of his religion. This essential part of the religion of Islam is termed as Al-Ihsan that means performance of good deeds which is considered the uppermost rank of the spirituality. It is evident that Spirituality is based on the highest level of ethics which qualifies human being to reach the highest rank of moral values and grants him the love of Allah Almighty and his beloved Prophet Muhammad (Peace Be upon Him). Likewise, when we see the body system of human being from the perspective of science and human intellect we realize that the spiritual system of a mankind bears a close resemblance to his biological system. This study explores the association and resemblance between the spiritual system and biological system of a mankind from the perspective of science and human intellect. It also investigates the fact that a mankind is the compound of both biological substance and soul, and the fitness and disorder of both systems effects on each other. So, the healthy man is a person who is fit in terms of his body and soul. This study concludes with some findings and recommendations emphasizing on the fact that a mankind should recognize his both Spiritual and biological system with an extensive approach that adherence to the treatment of spiritual health is more significant than the treatment of physical health of a mankind as his real life depends on it, and he is considered a stagnant and useless entity in a human society without spirituality which empowers him to reach the upmost level of the human ethics and well-founded standards of right and wrong in a human society and enables him to seek closeness and love of Allah Almighty and his beloved Prophet Muhammad (Peace Be upon Him).

Keywords:

Al-Ihsan, Biological System, Spiritual System, Science, Intellect, Spiritual Health.

<https://doi.org/10.58932/MULB0034>

مقدمہ

دین اسلام کا جوہر چونکہ تصوف ہے اس لیے ہم اس کے اثرات ہر ملت و مذہب میں پاتے ہیں۔ لہذا جس کو تصوف کی دولت نصیب ہوگئی گو یا اس کو دین کا مقصد اور جوہر حاصل ہو گیا۔ اسلام کے اسی جوہر کو احسان کہا گیا ہے جس کا ذکر حدیث احسان میں آیا ہے جو کہ تمام مومنین کی سلوک و تصوف میں آخری منزل اعتبار کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری اور مسلم شریف کی منفقہ حدیث مبارکہ ہے جس میں آپ کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور آپ سے کچھ سوالات پوچھے جن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ "احسان کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گو یا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو پھر یہ گمان کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (1)

تصوف ہر عمدہ خلق کی بنیاد ہے جو انسان کو ہر میدان میں اعلیٰ اخلاق کی بلند یوں پر فائز کرتا ہے۔ انسان کی ذکر و فکر اور دنیا و آخرت کے حوالے سے تربیت کرتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول کریم، اہل بیت اور دین اسلام کی خالص محبت سے سرشار کرتا ہے۔ اسی طرح تصوف انسان کو محبت صحابہ کرام، تابعین اور تمام صالحین امت کی محبت کا حکم دیتا ہے چاہے ان کا مشرب و مسلک جو بھی ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت و بزرگی کا معیار تقویٰ ہے۔

اگر ہم عقل و خرد اور سائنس کے آسنے میں انسان کے جسمانی نظام کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ انسان کا روحانی نظام جسمانی نظام کے عین مطابق ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جسمانی نظام انسان کا ظاہری نظام ہے جس کو دیکھا جاسکتا ہے اس لیے کہ اس کا تعلق مادہ سے ہے جبکہ روحانی نظام انسان کا باطنی نظام ہے جس کا تعلق روح سے ہے جس کو دیکھا نہیں جاسکتا اس لیے کہ یہ روحانی نظام انسان کا اصل جوہر ہے اور جوہر پوشیدہ رکھا جاتا ہے اسی لیے اس کو مٹی سے بنے پیکر بشری کے اندر چھپا دیا گیا ہے۔ اس روحانی نظام کی حقیقت امر الہی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (2)

اے محبوب آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرمادیں۔ روح میرے رب کے امر سے ایک چیز ہے جس کا تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔

اس ریسرچ میں قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ انسان کے جسمانی و روحانی نظام اور اس کی غذا و خوراک کے حوالے سے عقلی و سائنسی اور عملی اسلوب پر توجہ مرکوز رہے گی چونکہ یہ سائنس کا دور ہے اور سائنسی و عقلی بات انسان کو

(1) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب نمبر 37 کتاب الایمان حدیث نمبر 50

(2) القرآن، 17/111

آسانی سے سمجھ آ جاتی ہے جس کا مقصود انسان کو احسن اور آسان انداز میں عملی طور پر جسمانی و روحانی نظام کے بارے میں آگاہ کرنا ہے اسی طرح یہ بھی واضح کیا جائے گا کہ دونوں نظاموں میں سے کون سا نظام اہم اور بنیادی اہمیت کا حامل ہے تاکہ انسان جس طرح اپنے جسم کے نظام کو بہتر رکھنے کا اہتمام کرتا ہے اور اس کی خوراک کا خاص خیال رکھتا ہے عین اسی طرح وہ اپنے روحانی نظام اور روح کی خوراک کا بھی اہتمام کر سکے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے سامنے سرخر و اور کامیاب ہو سکے، جب اس دنیا سے جائے تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس حال میں جائے کہ اس کی روح اس سے خوش ہو اور اس کو دعا دے۔

انسان دو چیزوں "روح" اور "جسم" سے مرکب ہے اور ہر ایک کی سلامتی اور بیماری ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ لہذا انسان صحیح و سالم وہ ہے جو دونوں اعتبار سے سلامتی رکھتا ہو۔ اسی طرح حقیقی طبیب بھی وہ ہوتا ہے جو جسم و روح دونوں کا طبیب ہو یعنی جسمانی امراض کا معالج ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی معالج بھی ہو۔

انسان اگرچہ جسم و روح کا مرکب ہے لیکن درحقیقت انسانیت روح کا نام ہے اور جسم ایک آلہ روح ہے۔ انبیائے کرام نے سلامتی بدن کی طرف صرف اس حد تک توجہ دی ہے کہ صحتِ جسم صحتِ روح کا باعث بن کر روحانی منازل طے کر سکے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جسم کی چھ حالتیں ہیں (1)

"صحت، مرض، نیند، بیداری، موت اور حیات" اسی طرح اگر روح کے حوالے سے ان بیماریوں کو دیکھا جائے تو صحت اس کا یقین ہے۔ مرض شک یا تردید ہے۔ نیند اس کی غفلت، بیداری اس کی توجہ، موت اس کی نادانی اور حیات اس کی عقل و دانش ہے۔ قرآن کریم میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (2)

اور ہم قرآن میں جو بھی اتارتے ہیں وہ ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے خسارہ ہے۔

انسان اگر اس حوالے سے ذرا غور کرے تو اس میں روحانی نسخوں کے ساتھ ساتھ صحتِ جسمانی کی ضروریات وابستہ نظر آتی ہیں جہاں نماز پڑھو، زکاۃ ادا کرو، شربتِ روح افزا کا ذکر ہے وہاں نماز کی فضیلت میں یہ بھی حکم آیا ہے کہ مساجد میں جا کر ادا کرو تاکہ ہر قدم پر روحانی ارتقاء کے ساتھ جسمانی چہل قدمی بھی ہوتا کہ صحت و تندرستی بھی قائم رہے۔ مسجد میں جہاں انسان اللہ کی عبادت کر کے اس کی روحانی قربت حاصل کرتا ہے وہاں قیام اور رکوع و سجود کے حکم

(1) صادق، نصیر الدین امیر تہرانی، طبِ صادق، مترجم: سید علی حسن اختر محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی، ص 11

(2) القرآن، 17/82

کی بجائے اور جسمانی کا حصول بھی ممکن ہوتا ہے۔ اور محتاج علاج ہوتا ہے۔ اسی طرح روح بھی مائل بہ زوال ہو کر بیمار ہوتی ہے وہ بھی محتاج علاج ہوتی ہے جس طرح جسم انسانی بیمار ہوتا ہے کہ اس کو افعالِ رذیلہ اور خواہشاتِ حیوانی سے جو کہ انسان کے لیے مہلک امراض ہیں نکال کر اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ کی جانب مائل کر کے اس کی اصلاح کی جائے۔ یہ ماننا کہ دانشورانِ عالم نے بھی کچھ قواعد و ضوابطِ اصلاحِ نفوس اور آدابِ اخلاق کے مرتب ضرور کیے ہیں لیکن باوجود کوششِ کامیابی کی منزل سے دوچار نہیں ہو سکے کیونکہ یہ کام صرف اولیاءِ کرام کا ہے کہ وہ انسان کو بد اخلاق اور جہالت کی پستیوں سے نکال کر فضیلت کی منزل تک پہنچائیں۔ ظاہر ہے حقیقتِ روح اور جسم کو اس سے بہتر اور کون جان سکتا ہے جس نے روح اور جسم کو پیدا کیا لہذا اس نے جس کو روح اور جسم کا طبیب بنا کر اصلاحِ عالم کے لیے اپنی طرف سے بھیجا وہی سب سے کامل اور حاذق طبیب ہے انہیں ہستیوں نے صحتِ نفوسِ بشری کو فضائلِ حمیدہ کی دعوت دی۔ (1)

قرآن کریم جہاں نیک اعمال اور مفید اشیا کا حکم دیتا ہے وہاں مضر اشیا اور مضر افعال کو ممنوع قرار دے کر روح اور جسم دونوں کی صحت کا خیال رکھتا ہے۔ اگر صحتِ روح کے لیے نماز کا حکم دیا گیا ہے تو مضر صحتِ شراب سے بار بار منع فرمایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ "اقیموا الصلاة کے ساتھ لا تقربوا الصلاة وانتم سکاری" کا حکم بھی آیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (2)

اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے جان بھی سکو

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیرنا پاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو

تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (3)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(1) صادقی، نصیر الدین امیر تہرانی، طبِ صادق، مترجم: سید علی حسن اختر محفوظ بک انجمنی مارٹن روڈ کراچی، ص 62-63

(2) القرآن، 4/43

(3) القرآن، 5/90

يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَدَجَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (1)

اے لوگو! تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت، دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت و رحمت آگئی۔

انسان اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا راز ہے:

انسان اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا راز ہے جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں پیکر سری کی صورت عالم سر میں تھا جس کی طرف سورۃ الدھر میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا (2)

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے جب وہ مذکور نہ تھا

گویا انسان موجود تو تھا مگر مذکور نہ تھا۔ بس اپنے سری پیکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاں عالم سر میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے امرکن سے اس سری پیکر کے اندر روح ڈالی اور اسے پیکر روحی کے ساتھ عالم ارواح میں منتقل کر دیا جس کے بارے میں قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے'

وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَ مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (3)

اے محبوب آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرمادیں۔ روح میرے رب کے امر سے ایک چیز ہے جس کے متعلق تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔

اس کے بعد انسان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنے بشری پیکر کے ساتھ اس دنیا میں منتقل کیا جس کے بارے میں قرآن کریم نے کچھ یوں بیان فرمایا ہے'

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (4)

تحقیق ہم نے انسان کو چسکتی ہوئی مٹی سے بنایا پھر اسے ایک نطفہ (پانی کی بوند کی صورت) خاص مدت تک رحم مادر میں ٹھہرایا

(1) القرآن، 10/57

(2) القرآن، 1/76

(3) القرآن، 17/111

(4) القرآن، 23/12، 13

انسان کا روحانی و جسمانی نظام اور عقل و سائنس:

انسان کا روحانی نظام جسمانی نظام کے عین مطابق ہے جس طرح انسانی جسم کو تندرست اور توانا رہنے کے لیے مادی خوراک اور مختلف غذائیں درکار ہوتی ہیں عین اسی طرح روح کو بھی قوت و توانائی کے لیے متعدد قسم کی روحانی غذائیں درکار ہوتی ہیں اگر دونوں میں سے کسی ایک کو خوراک نہ ملے تو وہ کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے، جس طرح جسمانی امراض انسانی جسم کو بیمار کر دیتی ہیں، عین اسی طرح روحانی امراض ہیں جو انسان کی روح کو بیمار کر دیتی ہیں۔ جس طرح جسمانی امراض کے لیے مادی معالج ہوتا ہے اسی طرح روحانی امراض کے لیے روحانی معالج ہوتا ہے۔ یہ دونوں نظام ایک ساتھ چلتے ہیں بس جسے انسان اہم سمجھتا ہے اس کی خوراک اور غذا کا اہتمام کرتا ہے اور جس نظام کو اپنی سوچ و فکر میں اہم نہیں سمجھتا اس کی خوراک اور غذا کا اہتمام بھی نہیں کرتا۔

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں نظاموں کو بخوبی سمجھے خاص طور پر ان میں سے جو بہت زیادہ اہم ہے جس پر انسان کی زندگی کا دار و مدار ہے، جو انسان کا جوہر ہے جس کے بغیر انسان انسان نہیں رہتا بلکہ میت کہلاتا ہے، وہ ہے روحانی نظام۔

لمحہ فکریہ:

ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہماری توجہ کبھی اس نظام کی اہمیت، اس کی خوراک اور غذا کی طرف نہیں گئی بلکہ اس کے برعکس ہماری ساری توجہ ہمارا سارا اہتمام مادی اور جسمانی نظام کو سنوارنے، اس کو توانائی اور خوراک مہیا کرنے پر مبذول ہے بس اسی میں ہمارے شب و روز بیت رہے ہیں۔ گردشِ لیل و نہار میں ہماری عمر گزرتی جاتی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملتے ہیں۔

انسان کا جسمانی نظام، اس کی خوراک اور عقل و سائنس:

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ انسان کا جسم مٹی سے بنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلْطَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِئِ قَرَارٍ مَّكِينٍ (1)

تحقیق ہم نے انسان کو چمکتی ہوئی مٹی سے بنایا پھر اسے ایک نطفہ (پانی کی بوند کی صورت) خاص مدت تک رحمِ مادر میں ٹھہرایا

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اور پھر نطفہ کی صورت اس کو خاص مدت تک ماں کے پیٹ میں رکھا، اس کے بعد اس انسان کو پیکر بشری کے ساتھ اسی مٹی سے بنی مادی دنیا میں بھیجا جس مٹی سے اس کا بشری وجود بنایا گیا تھا۔

اب ظاہر ہے انسان کا جسم مادی ہے جو کہ مٹی سے بنا ہے لہذا اس کی خوراک بھی ہر وہ چیز ہوگی جو مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حوالے سے اگر ہم عقل و خرد اور سائنسی لحاظ سے ذرات بر کریں تو پتہ چلے گا کہ ہم جو کچھ بطور جسمانی خوراک کے کھاتے، پیتے ہیں ان سب کا تعلق مٹی سے ہے، وہ سب مادی ہیں۔ حتیٰ کہ جسم ڈھانپنے کے لیے ہم جو کپڑے پہنتے ہیں وہ بھی مٹی سے بنتے ہیں، ہمارا گھر، ہماری رہائش، دیگر تمام تر ضروریات سب کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ مادہ یعنی مٹی سے ہے۔ کھانے میں روٹی ہو یا پھل پہننے میں کپڑے، لباس ہوں یا جوتے، رہنے کے لیے گھر ہو یا سفری ذرائع مواصلات نیز زندگی کی تمام سہولیات جن سے انسانی جسم راحت و سکون اور قوت و توانائی حاصل کرتا ہے اسی طرح انسانی جسم کو لاحق ہونے والی امراض، بیماریاں اور ان کا علاج اور دوا وغیرہ ان سب کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ مٹی سے ہے۔

انسان کا جسم چونکہ مادی ہے مٹی سے بنا ہے اس کی قوت و توانائی کے لیے جو خوراک ہوگی وہ بھی مادی ہوگی اسی طرح اس کو لاحق ہونے والی امراض اور بیماریاں بھی مادی ہوں گی جن کے علاج معالجہ کے لیے ادویات بھی مادی ہوں گی نیز جسمانی امراض کا معالجہ بھی مادی علاج کا ماہر ہوگا۔

انسان کا روحانی نظام، اس کی خوراک اور عقل و سائنس:

انسان کی روح نور سے بنی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے امر کن سے انسان کے اندر ڈالی گئی، اس حوالے سے اللہ تعالیٰ

نے فرمایا:

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (1)

جب میں اس انسان (آدم) کو درست کر لوں اور اس میں اپنے امر کن سے روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدہ میں گر جانا

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (2)

(1) القرآن، 15/29

(2) القرآن، 17/85

اے میرے محبوب آپ سے یہ لوگ روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو ان سے فرمادیں کہ یہ اللہ کے امر کن سے ہے اور تمہیں اس کے بارے میں بہت کم علم دیا گیا ہے۔

ان آیات مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کی روح نور سے بنی ہے جس کی دنیا عالم ارواح ہے جو کہ عالم نور ہے۔ لہذا عقل و خرد اور سائنسی لحاظ سے یہ بات یقینی ہے کہ اس کی خوراک اور غذا بھی ہر وہ چیز ہوگی جو کہ نور سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح روح کی بیماریاں ہیں جو اس کو کمزور و ناتواں اور بیمار کر دیتی ہیں ان کا علاج بھی نورانی اور ہر وہ چیز ہوگی جس کا تعلق نور سے ہوگا اسی طرح ان روحانی بیماریوں اور امراض کا معالج بھی روحانی ہوگا جو روح اور روحانیت کے میدان کا ماہر ہوگا جس طرح جسمانی امراض کا معالج مادی اور جسمانی امراض اور ان کے علاج کا ماہر ہوتا ہے۔

انسان کی جسمانی غذائیں اور ان کا اہتمام:

انسان کی جسمانی غذاؤں اور ان کے اہتمام کے حوالے سے اگر ہم اپنی زندگی کے روزمرہ معمول کو دیکھیں تو ہم اس بات کو بخوبی جان سکتے ہیں کہ کس قدر ہم اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھنے کے لیے اہتمام کرتے ہیں۔ صبح سے شام تک ہم کچھ نہ کچھ کھاتے پیتے رہتے ہیں، بعض اوقات تو ضرورت سے زائد بھی کھالتے ہیں۔ مزید یہ کہ جسم کی غذائیں اور کھانے متعدد انواع کے ہیں نیز طرح طرح کے مشروبات کا استعمال کرتے ہیں، اسی طرح متعدد اقسام کے موسمی پھلوں سے جسم کو غذائی توانائی مہیا کرتے ہیں اور اسے لطف انداز کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم کبھی کچھ کھاتے ہیں اور کبھی کچھ ذائقے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ایک ہی چیز پر اکتفا نہیں کرتے، ایک کھانے کو بار بار نہیں کھاتے بلکہ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے جسم کو راحت و سکون پہنچانے کے لیے کیا کیا کرتے ہیں، گرمیوں میں ہوا کے لیے پنکھے حتیٰ کہ اے سی لگواتے ہیں اور ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہیں اگر سردیوں کا موسم ہو تو گرم لباس پہنتے ہیں، سردی دور کرنے کے لیے آگ تاپتے ہیں یا الیکٹرک ہیٹنگ اور گیس ہیٹنگ کا اہتمام کرتے ہیں، گرمیوں کی غذائیں اور لباس اور، سردیوں کی غذائیں اور لباس اور ہوتے ہیں، نیز ہم جسم کی صفائی کا کس طرح خیال رکھتے ہیں، نہاتے ہیں طرح طرح کے شیمپو اور صابن استعمال کرتے ہیں چہرے پر طرح طرح کی کریم اور لوشن لگاتے ہیں، اگر ہم جسم کی صفائی و ستھرائی نہ کریں تو کس قدر ہم آزاری اور بے زاری محسوس کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم صرف ایک بار کھانا کھائیں اور اسی کھانے پر پورا دن گزارا کریں یا ہفتے میں صرف ایک بار کھائیں، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم ایک بار پانی پیئیں اور پھر دوبارہ پیاس نہ لگے، عقل انسانی اور سائنس نے آج تک کوئی ایسا کھانا نہیں بنایا جو ایک بار کھالیں تو پھر بھوک نہ لگے، کوئی ایسا پانی یا مشروب نہیں بنایا جو ایک بار پیئیں اور پھر کبھی پیاس نہ لگے۔ اگر ہم جسم کو خوراک اور غذا پوری نہ دیں، فاقے کریں، بھوکے رہیں، پیاسے رہیں، خاص طور پر ہم ناشتہ کیے بغیر پورا دن بھوکے رہتے ہوئے کام کریں تو ہمارا جسم کس قدر نڈھال

اور کمزور ہو جاتا ہے، چہرے پر تروتازگی نہیں رہتی اور اگر ہم مسلسل ایسا کرتے رہیں تو ہمارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ قوت و توانائی اور طاقت ماند پڑ جاتی ہے بالآخر ہم بستر پر آگرتے ہیں، ہر چیز سے بیزار ہو جاتے ہیں، دنیا اپنی پوری رعنائیوں اور خوشگوار یوں کے باوجود بے زار اور ناخوشگوار محسوس ہوتی ہے، جسم اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ ہم کچھ چاہنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے، آخر کا ایسی حالت بھی آجاتی ہے کہ ہم بستر پر لیٹے اس قدر نڈھال ہو جاتے ہیں کہ خود سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ سائنس اور عقلِ انسانی اور میڈیکل سائنس ہمیں کبھی یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہم بھوکے رہیں، پیاسے رہیں، جسم کی صحت و توانائی کے حوالے سے کوئی بھی غفلت برتیں بلکہ سمجھدار لوگ تو ڈاکٹرز سے ملتے ہیں ان کی مشاورت سے اپنی ڈائنٹ سیٹ کرتے ہیں، ساتھ میں فزیکل ایکسرسائز کا بھی اہتمام کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھ سکیں اور صحت مند، خوشگوار زندگی گزار سکیں۔

جسمانی امراض اور ان کا علاج:

انسان اگر اپنی صحت کا خیال نہ رکھے اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام نہ لے تو بیمار پڑ جاتا ہے، طرح طرح کی مہلک بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے جس پر اس کو معالج کی ضرورت پڑتی ہے، جسمانی امراض چونکہ مادی ہوتی ہیں اس لیے ان کے علاج معالجے کے لیے تمام تر ادویات بھی مادی ہوتی ہیں، ادویات دیسی ہوں یا انگریزی سب جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں اور تمام جڑی بوٹیاں مٹی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جسم چونکہ مٹی سے بنا ہے اس لیے اس کو لاحق ہونے والی تمام امراض اور بیماریوں کی ادویات جڑی بوٹیوں سے بنتی ہیں جو کہ مٹی سے پیدا ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مٹی سے بنی چیز کو مٹی سے پیدا ہونے والی اشیاء ہی فائدہ دیتی ہیں اب ان جسمانی امراض کے معالج کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان مادی اور جسمانی بیماریوں کے علاج کا ماہر ہو۔ اسی طرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمام معالج تجربے اور مرتبے کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں، جس طرح سے جسمانی امراض متعدد قسم کی ہوتی ہیں اور ان میں سے کچھ چھوٹی اور کچھ بڑی مہلک بیماریاں ہوتی ہیں اسی طرح معالج بھی درجہ بندی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں کوئی بڑے معالج اور کوئی چھوٹے، کوئی سینئر اور کوئی جونیئر ہوتے ہیں، اسی طرح چھوٹے چھوٹے کلینک ہوتے ہیں اور اگر وہاں شفاء نہ ملے تو بڑے بڑے ہسپتالوں میں علاج کے لیے مریض کو لایا جاتا ہے، جس کا ہم اپنی زندگیوں میں عملی طور پر مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

انسان کی روحانی غذا اور ان کا اہتمام:

ہم نے اس سے پہلے بھی ذکر کیا کہ انسان اپنے جسم کی غذا کا کتنا خیال رکھتا ہے اور بیمار ہونے کی صورت کس قدر علاج و معالجے کا اہتمام کرتا ہے۔ جبکہ روح کو بھی روزانہ کی بنیاد پر قوت و توانائی چاہیے جس کے لیے اسے خوراک دینا ضروری ہے چونکہ روح نور سے بنی ہے اس لیے اس کی غذا بھی ہر وہ چیز ہوگی جو نور سے بنی ہوگی لہذا ہر نیک عمل، ہر نیک

کام نور ہے اور روح کی غذا ہے جس طرح جسم کی متعدد قسم کی غذائیں اور کھانے ہوتے ہیں ایسے ہی روح کی غذا اور کھانے بھی متعدد انواع کے ہوتے ہیں جیسے جسم چاہتا ہے کہ ذائقے کے لیے مختلف چیزیں بدل بدل کر کھائے روح بھی ویسا ہی چاہتی ہے کہ اس کو بھی مختلف کھانے ملیں جیسا کہ نماز، روزہ حج، زکاۃ قرآن پاک کی تلاوت، درود شریف، حق و سچ کی بات کرنا، دوسروں سے بھلائی کرنا، خونری رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، والدین سے نیکی و بھلائی کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہ بجالانا، اللہ اور اس کے رسول کی رضا کو ہر لمحہ اپنا مطمح نظر بنائے رکھنا، دوسروں کا بھلا سوچنا، مخلوق سے پیار کرنا، دوسرے کے بارے میں اچھا گمان رکھنا، لوگوں کی نفع رسانی کا کام کرنا وغیرہ یہ سب روح کے مختلف کھانے ہیں کم از کم اگر ہم روزانہ صبح سویرے قرآن کریم کی چند آیات کی بمع ترجمہ تلاوت ہی کر لیا کریں تاکہ روح ہلکا سا ناشتہ ہی ہو جائے پھر بھی ہماری روح کچھ نہ کچھ توانا رہ سکتی ہے جس طرح کوئی شخص صبح کو ناشتہ کرے پھر پورا دن کچھ بھی نہ کھائے تو وہ توانا رہتا ہے زیادہ کمزوری محسوس نہیں کرتا۔ اس کے مقابلے میں ہر برائی، ہر گناہ تاریکی اور اندھیرا ہے جو کہ روح کی بیماری ہے۔ انسان روزانہ کی بنیاد پر جتنے نیک عمل کرے گا روح کو ان سے قوت و طاقت ملے گی اور جس قدر برائی، گناہ، سیاہ کاریاں کرے گا اسی قدر اس کی روح مختلف قسم کی روحانی بیماریوں میں مبتلا ہوگی۔

لمحہ فکریہ:

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا انسان اپنی روح کی غذا اور خوراک کا بھی ویسا ہی اہتمام کرتا ہے جتنا وہ اپنے جسم کو توانا رکھنے کے لیے اہتمام کرتا ہے؟ اگر روح گناہ اور سیاہ کاریوں کی وجہ سے بیمار پڑ جائے تو کیا وہ ان کے علاج معالجے کے لیے روحانی معالج و طبیب کے پاس جانے کا ویسا ہی اہتمام کرتا ہے جیسے جسمانی امراض کے علاج کا اہتمام کرتا ہے؟ ان سوالات کا جواب اگر نفی میں ہے تو لمحہ فکریہ ہے، سوچنے کا مقام ہے۔ اگر ہم اس حوالے سے اپنے روزمرہ کے معمولات میں ذرا غور کریں تو بخوبی جان سکتے ہیں کہ ہم کس قدر غفلت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جہاں جسم کا ہر پل خیال رکھ رہے ہیں، وقفے وقفے سے کچھ نہ کچھ کھلاتے رہتے ہیں، قوت و توانائی دیتے رہتے ہیں وہاں افسوس صد افسوس روح کو بھوکا رکھتے ہیں پیاسا رکھتے ہیں، جسم دن بدن قوی ہوتا جا رہا ہوتا ہے اور روح دن بدن کمزور و ناتواں ہوتی چلی جاتی ہے۔ جہاں ہم جسمانی بیماریوں کے علاج کا اہتمام کرتے ہیں وہاں ہم روحانی امراض کو خاطر میں نہیں لاتے۔ انسان کی زندگی میں روح اور جسم کی رسہ کشی جاری رہتی ہے طاقتور کمزور پر غالب آجاتا ہے پھر کمزور کو نہ چاہتے ہوئے بھی طاقت ور کی بات ماننا پڑتی ہے۔ ہم جسم کو طاقتور بناتے ہیں اور روح کو بھوکا و پیاسا رکھ کمزور اور ناتواں کر دیتے ہیں جسم روح پر غالب آجاتا ہے پھر وہی ہوتا ہے جو جسم چاہتا ہے، جسم نفس کا آلہ کار ہے جبکہ روح اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے نیکی و صالحیت کی نمائندہ ہے روح جس کا جوہر نیکی و تقویٰ ہے جسم و نفس اس کو اپنا قیدی بنا لیتے ہیں۔ نیز یہ کہ جسم تو اپنے دیس میں رہ رہا ہے

جبکہ روح اس عالم دنیا میں پردیسی ہے اس کی اپنی دنیا تو عالم ارواح ہے۔ بھلا کوئی پردیسی کے ساتھ اتنا ظلم بھی کرتا ہے کہ اس کو قید خانے میں ڈال دے اور بھوکا پیاسا رکھے، بیمار ہو جائے تو اس کا علاج معالجہ نہ کرائے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھیں تو کیا دنیا کو کوئی حقوق انسانی کا قانون، کوئی حقوق انسانی کی خواہاں تنظیم اس کی اجازت دیتی ہے؟ ہر گز نہیں تو پھر ہمارے لیے سوچنے کا مقام ہے ہم کتنے ظالم ہیں اور کس قدر ظلم کر رہے ہیں، ہم میں سے ہر شخص اپنی روح پر ظلم کر رہا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہم ہر لمحہ نیکی، تقویٰ، صالحیت کے پیکر بن کر زندگی کے شب و روز گزاریں، اپنی روح کو طاقت ور بنائیں، بیمار ہو جائے تو روحانی معالج اور روحانی مراکز پر جا کر روح کا علاج کرائیں۔ جس طرح جسمانی امراض کے لیے چھوٹے کلینک سے لیکر بڑے بڑے ہسپتال موجود ہیں عین اسی طرح روحانی کلینک بھی مساجد کی صورت میں موجود ہیں اور بڑے بڑے روحانی ہسپتال روحانی مراکز، اولیاء کرام کی خانقاہوں اور درسگاہوں کی صورت میں موجود ہیں۔

جسم اور روح کا اہمیت کے اعتبار سے سائنسی جائزہ:

اگر عقل و خرد اور سائنس کے لحاظ سے جسم اور روح کے مابین موازنہ کریں کہ ان میں اہمیت کے اعتبار سے کونسا زیادہ اہم ہے اور انسان کو کس کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے، کس کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے تو پتہ چلے گا کہ انسان کا جسم اور ظاہری وجود جس کو ہم اصل انسان سمجھتے ہیں یہ حقیقت نہیں ہے، بہت بڑا دھوکا ہے، بہت بڑی غفلت اور کم علمی ہے، اصل انسان درحقیقت روح ہے جو انسان کا جوہر ہے اور اندر چھپی ہوئی ہے اس لیے کہ جوہر اور اصل حقیقت چھپی ہوئی ہوتی ہے نظر نہیں آتی۔ حقیقت پردوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے جو نظر آجائے وہ حقیقت نہیں رہتی۔ انسان کے لیے یہی امتحان ہے کہ وہ پردوں میں چھپی اپنی اصل حقیقت کو پہچانے، سامنے نظر آنے والی چیز کو حقیقت سمجھ کر دھوکے میں نہ پڑ جائے۔ انسان کا ظاہری جسم جو مٹی سے بنا ہے وہ اصل انسان ہے یا کہ اس کے اندر چھپی روح اصل انسان ہے تو اس کا پتہ تب چلتا ہے جب انسان کے اندر سے روح پرواز کر جاتی ہے۔ ایک ہی لمحے میں وہ انسان میت کہلانے لگتا ہے۔ اس کا نام اس کا منصب سب کچھ ختم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا مال و جائداد بھی اسی لمحے کسی اور کی ہو جاتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے ایسا کیوں ہے؟ اس کا جسم تو وہی ہے، شکل و صورت بھی وہی ہے ذات پات بھی وہی ہے گھر والے بھی وہی ہیں مال جائداد، گھر سب کچھ وہی ہے اگر اس کا جسمانی وجود ہی اصل انسان ہوتا تو پھر اس کا نام کیوں بدل دیا گیا؟ اس کے بیوی و بچے بیگانے کیوں ہو گئے؟ اس کا مال و متاع کسی اور کا کیوں ہو گیا؟ حتیٰ کہ اس شخص کی ماں جو ایک لمحہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی مرنے کے ساتھ ہی سب کیوں بیگانے ہو گئے؟ کیوں کہنے لگتے ہیں کہ دیر ہو رہی ہے میت کو جلدی لے جاؤ اس کی جلدی تدفین کرو، اپنے سب پیارے اس شخص کو ایک دن یا ایک رات بھی گھر میں رکھنے کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتے؟ سب سے بڑھ کر یہ کہ موت کے ساتھ ہی سب اس کا نام لے کر کیوں نہیں پکارتے؟ سب اس کو میت میت کیوں بولتے

ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جس ظاہری جسم کو ہم اصل انسان سمجھ رہے تھے وہ اصل نہیں تھا۔ اصل انسان اس کے اندر پوشیدہ روح تھی جس کی بنا پر اس انسان کی عزت و مرتبہ اور شہرت تھی، بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں، ماں باپ، بھائی بہنوں نے حتیٰ کہ اس دنیا نے اس کو قبول کیا ہوا تھا اس کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہے تھے، سب کو وہ پیار لگتا تھا، سب کے دلوں کی دھڑکن، سکون و چین اور آنکھوں کا تارا تھا۔ آج جب روح اس سے جدا ہوئی تو سب کچھ ادھر ہی ختم ہو گیا، جسم تو محض ایک لباس تھا اس کے اندر سے اصل انسان اپنے مالک حقیقی کے پاس جا چکا ہوتا ہے۔ جسم چونکہ مٹی سے بنا تھا اس کو دوبارہ مٹی میں دفن کر دیا جاتا ہے اور روح جو انسان کا جوہر اور اصل تھی وہ واپس اپنے رب کے حضور چلی جاتی ہے جہاں سے وہ آئی تھی۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ موت صرف اس جسم کو آتی ہے روح کو موت نہیں، اس لیے کہ جسم فانی ہے روح باقی ہے۔ جسم ایک لباس ہے، ایک پردہ ہے جس کے اندر روح چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کی مثال کچھ یوں ہے کہ جیسے کوئی بھی الیکٹرونک مشین ہوتی ہے اس کے اوپر ایک کور، ایک کیسنگ لگی ہوتی ہے جیسا کہ موبائل فون یا کمپیوٹر وغیرہ جو کچھ ہمیں اوپر سے نظر آ رہا ہوتا ہے وہ اصل نہیں ہوتا بلکہ اصل ان کے اندر وہ بورڈ ہوتا ہے جس کو مادر بورڈ کہتے ہیں اگر وہ خراب ہو جائے تو اوپر سے کور یا کیسنگ جتنی مرضی خوبصورت ہو کسی کام کی نہیں ہوتی بلکہ بیکار ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر اندر سے مادر بورڈ درست ہو اوپر کی باڈی پرانی بھی ہو، تو بھی کام چل جاتا ہے، اس طرح کی دیگر بہت سی مثالیں ہیں جن سے ہم یہ بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا اہمیت کے اعتبار سے جسم کے مقابلہ میں روح اہم ہے جو کہ اصل انسان ہے۔ جب ہمیں یہ پتہ چل گیا ہے کہ ہم جو کچھ بھی ہیں روح کی بنیاد پر ہیں روح کے بغیر محض ایک کیسنگ یا کور ہیں تو کیوں نہ ہمیں روح کی خوراک، اس کی غذا کا اہتمام کرنا چاہیے؟ کیوں نہ ہمیں اس کو قوت و توانائی اور طاقت فراہم کرنی چاہیے؟ کیوں نہ ہمیں اس کو ہر روحانی بیماری سے محفوظ رکھنا چاہیے؟ کیوں نہ ہمیں اس کی بیماری کا کسی روحانی معالج اللہ کے نیک صالح بندے سے روحانی مرکز و خانقاہ کی صورت میں موجود کسی روحانی ہسپتال میں علاج کروانا چاہیے؟ ہمیں کیوں نہ اس کی دن رات فکر میں رہنا چاہیے جس کی بنیاد پر ہماری زندگی قائم ہے، جس کی بنیاد پر ہم اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں، اولاد عزیز رشتہ داروں اور اس جہاں والوں کو عزیز ہیں، جس روح کی بنیاد پر ہمیں سب نے قبول کیا ہوا ہے۔ جی ہاں ہمیں اپنی روح کی اپنے جسم سے بڑھ کر پرواہ ہونی چاہیے، ہر لمحہ اس کی فکر ہونی چاہیے جس طرح ہمارا جسم گندگی اور غلاظت میں رہتے ہوئے بیمار پڑ جاتا ہے ہم میں سے کوئی بھی شخص گندگی اور غلاظت کو پسند نہیں کرتا عین اسی طرح ہمیں اپنی روح کو بھی نفس کی غلاظتوں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھنے کی فکر کرنی چاہیے تاکہ ہماری روح بیمار نہ ہو سکے بلکہ اس قدر صحت مند اور توانا ہو کہ جسم و نفس کو مغلوب کر سکے پھر ہمارے جسمانی اعضاء سے وہی عمل سرزد ہوں گے جو روح چاہے گی۔

آخر پر دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کے نعلین پاک کے صدقے ہمیں اپنی روح کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی فکر کرنے کی توفیق دے تاکہ جب ہم اس دنیا سے جائیں تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کر کے جائیں اور ہماری روح قفص عنصری سے پرواز کرتے وقت ہمیں اور ہمارے جسم کو دعادے کر جائے۔

امین بجاہ سید المرسلین۔

نتائج و سفارشات

1. دین اسلام کا جوہر تصوف و طریقت ہے اور تصوف و طریقت کا مقصد بندوں کے نفوس کا تزکیہ کر کے ان کے تعلق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ استوار کرنا ہے۔
2. دین اسلام میں کسی عربی کو عجمی، کسی عجمی کو عربی، کسی گورے کو کالے، کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں اللہ کے ہاں فضیلت کا دار و مدار تقویٰ ہے۔
3. انسان دو چیزوں کا مرکب ہے (جسم اور روح) جسم مٹی سے بنا ہے جبکہ روح نور سے بنی ہے۔ اسی لیے جسم کا جہاں یہ مادی دنیا ہے جبکہ روح نور سے بنی ہے سو اسکی دنیا عالم ارواح ہے جو کہ عالم نور ہے۔
4. جسم نفس کا آلہ کار جبکہ روح اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تقویٰ و صالحیت، نیکی و طہارت، پاکیزگی اور نور کی نمائندہ ہے
5. انسان کا جسم مٹی سے بنا ہے اس لیے اس کی تمام غذائیں بالواسطہ یا بلاواسطہ مٹی سے پیدا ہوتی ہیں جبکہ روح نور سے بنی ہے اس لیے اس کی خوراک اور غذا ہر وہ چیز ہے جو نور سے پیدا ہوتی ہے۔
6. جسمانی امراض کی ادویات دیسی ہوں یا انگریزی بالواسطہ یا بلاواسطہ جڑی بوٹیوں سے بنتی ہیں جو کہ مٹی سے پیدا ہوتی ہیں۔
7. روحانی امراض کا علاج روحانی ادویات سے کیا جاتا ہے جو کہ نور سے پیدا ہوتی ہیں۔
8. جسمانی امراض کے ماہرین معالج اور ہسپتال موجود ہیں اسی طرح روحانی علاج کے لیے بھی روحانی مراکز اور خانقاہوں کی صورت میں ہسپتال موجود ہیں جہاں روحانیت کے ماہرین اللہ کے نیک صالح بندے بطور معالج موجود ہوتے ہیں جو روحانی علاج کرتے ہیں۔
9. جس طرح انسانی جسم بیمار ہوتا ہے اور اس کو طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں پھر ان کے علاج کا اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح روح کو بھی متعدد قسم کی بیماریاں لگتی ہیں جن کا روحانی علاج کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

10. روزانہ کی بنیاد پر جس طرح ہم جسم کی حفاظت کے لیے حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح روح کی حفاظت کے لیے بھی روزانہ کی بنیاد پر احتیاطی تدابیر کرنا لازمی ہیں۔
11. انسانی جسم جو ظاہر میں ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ اصل انسان نہیں بلکہ اس کے اندر پردوں میں چھپی روح اصل انسان ہے جسم تو اس پر ایک لباس، کورا اور کیسنگ ہے۔
12. انسان کا جسم مٹی سے بنا ہے جو کہ فانی ہے اس لیے جسم کو موت آتی ہے روح کو نہیں کیوں کہ روح نور سے بنی ہے اور امر الہی ہے جو کہ باقی ہے اس کو کبھی فنا نہیں۔
13. جسم کے مقابلہ میں روح اہم ہے جس پر انسان کی زندگی کا انحصار ہے جو ہی روحِ قفصِ عنصری سے پرواز کرتی ہے تو وہی انسان ایک لمحے میں میت کہلانے لگتا ہے اس لیے کہ جو اصل میں انسان تھا وہ اس کے اندر سے نکل چکا ہوتا ہے۔
14. انسان جتنا اہتمام اپنے جسم کے لیے کرتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر اسے اپنی روح کی پرواہ کرنی چاہیے کیوں کہ اس کی بنیاد پر وہ زندہ ہے، جب روح جسم میں نہیں رہے گی تو پھر جسم اس دنیا میں رہنے کی بجائے اسی لمحے مٹی میں دفن کر دیا جائے گا۔
15. انسان جتنا اہتمام اپنے جسم کے لیے کرتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر اسے اپنی روح کی پرواہ کرنی چاہیے کیوں کہ اس کی بنیاد پر وہ زندہ ہے جب روح جسم میں نہیں رہے گی تو پھر جسم اس دنیا میں رہنے کی بجائے اسی لمحے مٹی میں دفن کر دیا جائے گا۔
16. آج کا دور چونکہ مادہ پرستی کا دور ہے، جسم پروری کا دور ہے، انسان پوری طرح سے اپنی روح اور اس کے لوازمات سے غافل ہو چکا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طرح کے مضامین لکھے جانے چاہئیں تاکہ لوگ غفلت سے بیدار ہو سکیں۔
17. اس طرح کے مضامین کو تعلیمی نصاب میں شامل ہونا چاہیے تاکہ طلباء کو روح کی اہمیت اور اس کے لوازمات کا اہتمام کرنے کے بارے میں آگاہی مل سکے۔
18. اس طرح کے مضامین کو مختلف رسائل، اخبارات، میگزینز اور ریسرچ جرنلز میں شائع ہونا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ روح کی اہمیت اور اس کی خوراک کے بارے میں جان کاری حاصل کر سکیں۔

19. اس طرح کے مضامین اور آرٹیکلز کو زیادہ سے زیادہ شائع کرنے اور معاشرے میں پھیلانے کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ لوگوں کو اس مادہ پرستی کے دور میں خواب غفلت سے بیدار کیا جاسکے اور اللہ کے بندوں کا اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ عشق و محبت کے تعلق کو پھر سے استوار کیا جاسکے۔
